قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 08 جنوری 2022ء | 04 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 08 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:07

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریمؐ کی نمازِ تہجد کی کیفیت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی نمازِ تہجد کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی پیاری اور لمبی اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے بارے میں مت پوچھو۔

(صحیح البخاری کتاب التہجد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث 1147)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

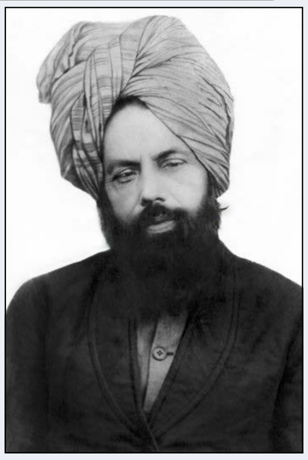

محمدؐ اپنے ربّ پر عاشق ہوگیا

’’جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رِجس ہیں۔ پلید ہیں۔ شَرُّ الۡبَرِیَّہ ہیں۔ سُفَہَاء ہیں اور ذُرِیّتِ شیطان ہیں اور ان کے معبود وَقُوۡدُ النَّار اور حَصَبُ جَہَنَّمُ ہیں۔ تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے ان کے عقلمندوں کو سَفِیہ قرار دیا اور ان کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزمِ جہنم اور وَقُوۡدُ النَّار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رِجس اور ذریّتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ مَیں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آ جا ورنہ مَیں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ مَیں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہوگئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 110-111)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ۔ یعنی محمد اپنے رب پر عاشق ہوگیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 273 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

ارشادِ باری تعالیٰ

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا ﴿۲۲﴾

(الاحزاب:22)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے کیا اعلیٰ معیار تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی نمازِ تہجد کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی پیاری اور لمبی اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے بارے میں مت پوچھو۔

(صحیح البخاری کتاب التہجد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث 1147)

الفاظ وہ کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے ایک صحابی نے آپ کو دیکھا۔ یعنی علیحدگی میں جب آپ نفل پڑھ رہے تھے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس وقت شدتِ گریہ وزاری کے باعث آپ کے سینے سے ایسی آوازیں آ رہی تھیں کہ جیسے چکّی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ حدیث 904)

یا ایک روایت میں یہ ہے کہ جس طرح ہنڈیا میں پانی اُبلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن النسائی کتاب السھو باب البکاء فی الصلوٰۃ حدیث 1215)

روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض دفعہ نماز میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور متورّم ہو کر پھٹ جاتے تھے۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَفَلَا اُحِبُّ اَنۡ اَکُوۡنَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا کہ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بقیہ صفحہ 8 پر

اس شمارہ میں

- شانِ مسیح موعود علیہ السلام (منظوم)
- الفضل سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کی آراء اور تبصرے
- اردو زبان اور صحبتِ صالحین
- خاتمیت مرتبی میں عقیدت زیادہ ہے

دربارِ خلافت

آپ نمازوں میں نہایت عاجزی، انکساری اور دل سوزی سے دعائیں کیا کریں اور خط وغیرہ قادیان تحریر کرتے رہا کریں اور جلدی جلدی آیا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عطاء اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں گول کمرہ کے قریب جہاں بابو فخرالدین ملتانی کی دوکان تھی، کھڑا تھا تو حضرت اقدس علیہ السلام خود بنفس نفیس مسجد مبارک کے دروازے پر آئے اور مجھے آواز دی کہ میاں عطاء اللہ! یہ چٹھی لیٹر بکس میں ڈال دیں۔جس پر میں بڑا خوش ہوا کہ حضور کو میرا نام خوب یاد ہے۔مغرب کے وقت حضور انور ایک معمولی گلاس بکری کے کچے دودھ کا روزمرہ نوش فرماتے تھے۔ ایک شخص نے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو) عرض کیا کہ حضور! کچا دودھ نہ پیا کریں۔تو آپ نے فرمایا کہ اکثر انبیاء علیہم السلام کچا دودھ ہی پیا کرتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد جب میں محکمہ ٹیلی گراف میں نوکر تھا۔ (کہتے ہیں) مجھے بڑا شدید بخار ہوگیا، بلکہ تپ دِق سے بھی سخت بیمار ہوگیا۔ رخصت لے کر قادیان چلا گیا۔حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دولت خانے میں قیام پذیر تھا کیونکہ اُنہی کے ذریعہ سے میں جموں میں مشرف بہ اسلام ہوا تھا۔ اس روحانی اور گہرے تعلق کی وجہ سے خلیفۃ المسیح الاولؓ نے میرا علاج شروع کیا۔ مجھے صبح سویرے کھچڑی چاول اور بعد میں ایک اُبلا ہوا انڈہ کھلا کر دوائی دیتے تھے۔ یہ چیزیں کھا کھا کر جن کی مجھے عادت نہیں تھی زبان کا ذائقہ بگڑ گیا۔ کہتے ہیں ایک روز میں نے شام کو محترمہ اماں جان والدہ عبدالسلام صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیگم) کو التجا کی کہ میری زبان کا ذائقہ خراب رہتا ہے۔ اگر کچھ شوربہ یا کچھ اور نمکین چیز ہو تو ذائقہ درست ہو جاوے گا۔ انہوں نے فرمایا: مولوی صاحب ناراض ہوں گے۔ مگر انہوں نے ایک کپڑے سے مرچوں کو چھان کر اور صاف کر کے مجھے پلا دیا۔یعنی عام شوربہ جو بنایا ہوا تھا، اُس کو چھان کے پلایا۔ کہتے ہیں اگلی صبح جب حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ نے میری نبض دیکھی تو فرمایا کہ رات کو کیا کھانا کھایا تھا۔ (اب ڈاکٹر بڑے بڑے ٹیسٹ لیتے ہیں تب بھی پتہ نہیں لگتا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ نے نبض دیکھی اور فرمایا رات کو کیا کھانا کھایا تھا؟) نبض بہت تیز چل رہی ہے۔ میں نے کہا کچھ نہیں۔ آپ درس کو چھوڑ کر جلدی سے گھر گئے اور گھر جاکے اپنی اہلیہ سے دریافت فرمایا کہ رات عطاء اللہ نے کیا کھایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد اس نے ضد کر کے تھوڑا سا شوربہ پی لیا تھا۔تو اُن پر ناراض ہوئے اور میرے پر بھی کہ تم نے اس قدر دروغگوئی کی ہے۔ غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں حضرت مولوی صاحب نے میرے اس جھوٹ کو اور بدپرہیزی کا جو قصہ ہے یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کیا کہ اس کو اپنی صحت کا کچھ خیال نہیں ہے۔مرض تپ دق میں مبتلا ہے (یعنی ٹی بی میں مبتلا ہے)۔ میں بباعث بیماری کے بہت کمزور ہوگیا تھا۔ (تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس بات پر بڑے ناراض ہوئے۔ کہتے ہیں)... آخر میری رخصت دو ماہ ختم ہوگئی۔حضرت مولوی صاحب کو میری صحت کا بہت فکر تھا۔ ادویہ وغیرہ بنا کر ہمراہ دے دِیں تا مَیں استعمال کروں۔ اور فرمایا مَیں دعا بھی کروں گا۔حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور! آج میں راولپنڈی واپس جاتا ہوں کیونکہ رخصت ختم ہوگئی ہے۔ دعا کریں۔صحت خراب ہے۔حضور نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ آپ نمازوں میں نہایت عاجزی، انکساری اور دل سوزی سے دعائیں کیا کریں اور خط وغیرہ قادیان تحریر کرتے رہا کریں اور جلدی جلدی آیا کریں۔ پھر فرمایا کہ بدپرہیزی کو چھوڑ دیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ بات یاد تھی کہ کھانے میں بدپرہیزی کی تھی اس لئے فرمایا کہ بدپرہیزی کو چھوڑ دیں۔) اللہ تعالیٰ کے حضور پختہ وعدہ کریں۔ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے انشاء اللہ ضرور صحت بخشے گا۔ کہتے ہیں جب میں راولپنڈی واپس گیا تو رات ڈیڑھ بجے کے قریب ایک رؤیا غیر زبان میں اس عاجز کو ہوئی جس کو میں نہ سمجھ سکا۔ حیران ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گر گیا اور التجا کی کہ اے خدا! تیری ذات ہر زبان پر قدرت رکھتی ہے۔ مجھے اس خواب کا مفہوم سمجھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت فرماتے ہوئے رات کے اڑھائی بجے کے قریب میری زبان پر جاری کر دیا کہ ہیلدی ہیلدی ہیلدی (Healthy-healthy-healthy)۔ اس کئی بار کی آواز نے مجھے بیدار کر دیا کہ صحت ہوگئی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اب تک مجھے بیس برس ہو گئے ہیں (جب یہ بیان کیا تھا۔) کبھی سر درد سے بھی بیمار نہیں ہوا۔ اور دیگر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ہر امر میں کچھ ایسے سامان مہیا کئے گئے کہ اولاد پیدا ہونا شروع ہوگئی۔ (پہلے اولاد نہیں تھی۔) پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں عطا کی گئیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 1 صفحہ 164 تا 167۔ روایات حضرت شیخ عطاء اللہ صاحبؓ)

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ملک برکت اللہ صاحبؓ پسر حضرت ملک نیاز محمد صاحبؓ۔ بیان فرماتے ہیں کہ اگرچہ میرے والد صاحب ملک نیاز محمد صاحبؓ 1897ء اور 98ء سے احمدی تھے اور میں بھی اُن کی اقتداء میں بچپن سے احمدی تھا تاہم 1904ء میں جبکہ میری عمر چودہ یا پندرہ سال کے لگ بھگ تھی، میں نے حضور کی خود بیعت کی۔ جب کوئی شخص بیعت کرتا تھا، ہم بھی بار بار بیعت کر لیتے تھے تا کہ ہم حضور کی اس دعا میں جو حضور علیہ السلام بعد بیعت فرمایا کرتے تھے، شامل ہو جائیں۔بعض وقت بہت آدمی بیعت کرنے والے ہوتے تھے تو لوگ اپنی اپنی پگڑیاں اُتار کر حضور کے ہاتھ تک پہنچا دیا کرتے تھے اور ان پگڑیوں کو سب لوگ پکڑ لیتے تھے اور اس طرح بیعت ہو جاتی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 3 صفحہ 227 تا 228۔ روایات حضرت ملک برکت اللہ صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 19/ اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

شانِ مسیح موعود علیہ السلام

اے مسیحائے زماں! اے عاشقِ ربِ الوریٰ!
تیرے دم سے پھیلتا جاتا ہے نورِ مصطفیٰؐ

تو بہادر شیر تھا، اسلام کا تھا پہلواں
غیرتِ اسلام کا رکھتا تھا دل میں ولولہ

کر دیا باطل کو پسپا تو نے ہر میدان میں
توڑ ڈالا تو نے شیطاں کا ہر اک مکر و دغا

جومقابل پر ترے آیا ہزیمت پا گیا
تیری عظمت کا ہی ڈنکا ہر جگہ بجتا رہا

تو نے قرآں کے معارف کر دیے سب پر عیاں
نورِفرقاں سے منور کر دیا چھوٹا بڑا

دے دیا ہم کو وصیت میں خلافت کا نظام
اس طرح تو نے جماعت کو سدا زندہ کیا

چاہتے تھے روکنا دشمن تری آواز کو
آج وہ آواز پہنچی ہے جہاں میں ہر جگہ

ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں لوگ تیرے حسن کو
ہوتے ہیں تجھ پر فدا وہ ہر گھڑی صبح و مسا

تیرے احساں گن نہیں سکتا مرے پیارے مسیح!
دے گیا ہم کو خزانے اور پھر اپنی دعا

فیض تیرے سے بنا مومن بھی شاعر دین کا
میرا مولیٰ رحمتیں نازل کرے تجھ پر سدا

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

اداریہ

الفضل سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کی آراء اور تبصرے

The Talk of the Town

خاکسار آج کل حال ہی میں الفضل آن لائن کے لئے مقرر ہونے والے نمائندگان کو تعارفی فون کر رہا ہے۔ جو روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے مختلف قسم کے ریمارکس، تبصرے دے رہے ہیں اور الفضل سے پسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی دوران برطانیہ کے نمائندہ مکرم سلیم الحق ایڈووکیٹ نے مجھے الفضل کی پذیرائی کے ضمن میں بتایا کہ الفضل تو آج کل Talk of the Town بن گیا ہے۔ یعنی گھر گھر اس کی بات ہو رہی ہے۔ اس کو سراہا جارہا ہے اور اس کی خوبصورتی اور متنوع مضامین کو پسند کیا جارہا ہے۔

اس طرح کی حوصلہ افزائی، تبصرے اور آراء ادارہ الفضل کو دنیا بھر میں پھیلے قارئین کرام کی طرف سے مل رہی ہیں۔ لاکھوں قاری اپنے دل وجان سے عزیز جماعت کے آرگن اخبار الفضل سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں جس کے بانی اور پہلے ایڈیٹر حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ہونے والی 52 علامات پر مشتمل پیشگوئی میں سے ایک علامت یہ تھی کہ ''اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔'' ہم احمدیت کی گزشتہ تاریخ کے گواہ ہیں کہ خلافتِ ثانیہ کے آغاز سے ہی افضالِ الٰہی موسلا دھار بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر من حیث الجماعت اور انفرادی طور پر خلافت سے وابستہ رہنے والوں پر نازل ہوئے، نازل ہو رہے ہیں اور اِن شَآءَاللّٰہ آئندہ بھی تا قیامت مخلصین اپنی جھولیاں افضال الٰہی سے بھرتے رہیں گے۔ ان فضلوں میں سے ایک فضل ''الفضل'' کی صورت میں 108 سال سے لوگوں کو علمی، روحانی اور اخلاقی فیض پہنچا رہا ہے۔ یہ ان افضال میں سے ایک فضل ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کے آنے کے ساتھ آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا پر محیط ہو گیا اور باوجود معاندین و مخالفین احمدیت کی نامراد اور لاحاصل کوششوں کے یہ ایک ایسا تناور درخت بن چکا ہے جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی سے پیوست ہو چکی ہیں اور شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ دشمنوں نے پاکستان میں 9 ہزار کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبار پر قدغنیں لگائیں اور اسے بند کر کے ہی سانس لیا اور اب 9 ہزار سے 30 گنا سے زائد اس اخبار کو پڑھنے والے اور محبت کرنے والے طیور احمدیت ہیں (یعنی قاری حضرات) دنیا بھر میں پھیلے شجر الفضل کے سائے تلے بیٹھے ہیں اور اس بہتی نہر سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آج اللہ تعالیٰ کے اس فضل سے الفضل کی یہ کیفیت ہے کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ برطانیہ کے نمائندہ الفضل نے بتایا:

الفضل آن لائن آج کل Talk of the Town بن گیا ہے۔

الفضل کے لئے دیگر عقیدت کے پھول اور خوش کن تبصرے ملاحظہ فرمائیں

• **مکرم محمد عمر تیماپوری** کو آرڈینیٹر علی گڑھ مسلم نے تحریر کیا:

الفضل کی بات اب گھر گھر ہو رہی ہے۔ الفضل کا کمال یہ ہے کہ اس اخبار میں ہر ذائقہ کی تخلیق پڑھنے کو ملتی ہے۔ معلومات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ملکوں کی سیر ہوتی ہے

ایک طرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت، دوسری طرف اردو زبان کی خدمت بہترین سنگم ہے۔ یہ صرف اور صرف الفضل آن لائن کا عظیم کارنامہ ہے۔

• **مکرمہ زاہدہ باسط آف کینیڈا** لکھتی ہیں کہ

الفضل میں شامل علمی اور معلوماتی مضامین پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور اکثر اوقات وہ مضامین جن کی تلاش ہوتی ہے وہ اس دن کے شمارے میں ہی مل جاتے ہیں۔

• **مکرم مرزا منور احمد اشرف کینیڈا** سے تحریر کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل ایک ایسا اخبار ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہی فضل ہوتا ہے۔

جب الفضل کے صفحہ اول پر شائع ہونے والی حدیثِ رسول ﷺ اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث یا ملفوظات بالکل آج کے مسائل کے بارہ میں ہی تھی اور یہی آج کی ضرورت ہے۔

• **مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر ویلز یوکے** سے تحریر کرتے ہیں:

الفضل کے تمام مضامین انتہائی خوبصورتی اور موقع اور مناسبت سے شائع ہوتے ہیں۔

• **مکرم مولانا شیخ مجاہد احمد شاستری،** ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان سے تحریر کرتے ہیں:

روزنامہ الفضل روز بروز خوبصورت سے خوبصورت ہوتا جا رہا ہے۔ یہ خوبصورتی ظاہری طور پر بھی بڑھ رہی ہے اور مضامین میں تنوع کے حوالے سے بھی اس کی چمک میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قارئین کے شعور میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

الفضل میں اردو ادب کا وقار اور دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ مغربی دنیا میں اردو زبان کے پھیلاؤ کا مستقبل روشن ہوا ہے اور اس کی خوشبو سرحدوں کو مضبوط کرتی جارہی ہے۔

• **مکرم ظریف احمد۔ میری لینڈ امریکہ** سے لکھتے ہیں:

روزنامہ الفضل روحانی مائدہ تو ہے ہی اسکے ساتھ ساتھ ماشاءاللہ دیدہ زیب رنگ برنگے پھولوں سے بھی مزین ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ اسکی افادیت میں اضافہ کرتا چلا جائے، آمین۔

• **مکرم رحمان احمد رحیم معلم** وقفِ جدید تحریر کرتے ہیں:

الفضل آن لائن کے اجراء سے مدتوں کے روحانی پیاسوں کی تسکین کے سامان ہو گئے ہیں۔ اس میں مضامین کا ایک گلدستہ ہوتا ہے۔ جس سے روحانی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

• **مکرمہ لبنیٰ بشارت۔ جرمنی** سے تحریر کرتی ہیں:

آن لائن الفضل پڑھنے کا ایک الگ مزا ہے۔ ہر روز ایک موضوع پر مختلف پیرائے میں لکھے گئے بہترین مضامین تربیت اور اصلاح کے ساتھ ساتھ ذہنی تروتازگی کا باعث بنتے ہیں۔

• **مکرم رانا عبد الرزاق خاں** ایڈیٹر قندیل۔ لندن نے بتایا کہ:

کچھ عرصہ سے الفضل آن لائن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ سے ترقی کی منازل طے کرتا نظر آتا ہے۔ تمام مضامین ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ الفضل نے ماشاء اللہ بہت ترقی کر لی ہے اور کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا بھر کے اردو قارئین کے پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا، پڑھنے کو۔ جس میں خبریں، اطلاعات ملتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ وقت کا خطبہ جلد پڑھنے کو مل جاتا ہے۔

• **مکرمہ امۃ الشافی رومی** جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے الفضل کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا ہے:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل آن لائن کی برکت ہے کہ اس کے دلچسپ مضامین ہر روز آسمان سے ''روحانی دودھ کی بارش'' برساتے ہوئے جہاں ہماری تربیت کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں وہاں جماعت کی تاریخ سے آگاہی کے سامان بھی کرتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

• **مکرم ظہیر احمد طاہر۔** نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ الفضل کے مطالعہ کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک شمارہ پڑھ لیں تو اگلے شمارے کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

• **مکرمہ بشریٰ ارشد** والدہ مکرم کامران ارشد شہید۔ کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

جس طرح کسی دعوت پر کھانے سے قبل مزید Appetiser مل جائے تو وہ اتنا کھالیا جاتا ہے کہ بعد میں مزید کھانے کی ضرورت کم ہی رہتی ہے یہی کیفیت الفضل کی ہے۔ الفضل کے مطالعہ سے طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔

• **مکرم مرزا نصیر احمد۔** مربی سلسلہ و استاد جامعہ یوکے تحریر کرتے ہیں:

مَاشَآءَاللّٰہ۔ اخبار الفضل آن لائن سے بہت ہی پیارے اور چھپے ہوئے خزانے آشکار ہو رہے ہیں۔

• **مکرمہ سعیدہ خانم۔ سسکاٹون کینیڈا** سے لکھتی ہیں:

الحمد للہ۔ اب اللہ کے فضل سے یہ روحانی مائدہ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے میسر ہے۔ الفضل میں بہت عمدہ مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔

• **مکرمہ طیبہ منصور۔ لندن** سے تحریر کرتی ہیں:

اس میں بچوں کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے بہت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں میں چھوٹی عمر سے مضامین لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے اچھی کاوش ہے۔

• **مکرمہ شمیم اختر۔ مسی ساگا کینیڈا** سے تحریر کرتی ہیں:

الفضل اخبار میں اردو کے اسباق کا سلسلہ بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ہم اردو بولنے والے بھی جو اردو کے قواعد وضوابط سے ناآشنا تھے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 7 پر

عبدالحئی۔ سویڈن

اردو زبان اور صحبتِ صالحین

اسی ضمن میں جب سیاق وسباق سے خاکسار نے حوالہ پڑھا تو باعثِ فرحت یوں ہوا کہ جو حوالہ تحت الشعور میں گزشتہ 8-9 برس سے گردش میں تھا مگر توجہ اس جانب مبذول نہ ہوئی تھی تاہم جیسے ہی یہ اقتباس پڑھا تو دل چاہا کہ غلام احمد مجتبیٰ ﷺ حضرت حجۃ اللہ کے اس اقتباس کو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ آنجناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثتِ ثانیہ کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"سو اس وقت حسبِ منطوق آیت وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعة:4) اور نیز حسبِ منطوق آیت قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَۨا (الاعراف:159) آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور اُن تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبانِ حال درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہم تمام خدّام حاضر ہیں اور فرضِ اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پُورا کیجئے کیوں کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ اُن تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعتِ کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمامِ حجّت کیلئے تمام لوگوں میں دلائل حقّانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 262-263)

اسی ضمن میں خاکسار عرض کرتا چلے کہ اردو زبان کی اہمیت از روئے ارشادِ امام الزمان اظہر من الشمس ہے۔

ابتدائے آفرینش سے ایں دم اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس نبی یا رسول کو جس قوم کی طرف مبعوث فرمایا وہ اُسی قوم کی زبان میں آیا تا لوگ اس فرستادہ کے پیغام کو بخوبی سمجھ سکیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ

(ابراہیم:5)

اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان دیکر بھیجا۔

بعینہٖ اس سُنّتِ مستمرہ کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسیح آخر الزمان حضرت اقدس مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو ملکِ ہند کی مشترکہ زبان اُردو میں پیغام پہنچاتے ہوئے مبعوث کیا۔

اب لُطف کی بات یہ ہے کہ حوالہ متذکرہ بالا تحفہ گولڑویہ اُردو زبان کی نسبت از روئے تصریح مترشّح و مترشّدہ ہے۔ مضمون ہذا اپنی حیثیت میں اس قدر وسیع و بسیط و عمیق ہے کہ جس کا ایک ہی نشست میں قارئین کے سامنے پیش کرنا بعد از اختیار ہے، تاہم یہ ہیچ مداں کوشش کرے گا کہ مضمون ہذا کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ بر سبیل تذکرہ اردو زبان کی اہمیّت از روئے اقتباساتِ خلفاء کرام مسیح الزماں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

"میں آپ کو نصیحت کروں گا کہ اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اسی زبان ہی میں گفتگو کیا کریں... پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لب و لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔"

(روزنامہ الفضل 6 دسمبر 1966)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ادبی دُنیا (ایک رسالہ) کیلئے 1931ء میں ایک مضمون تحریر فرمایا۔ عنوان تھا "اردو رسائل زبان کی خدمت کس طرح کر سکتے ہیں"۔ یہ مضمون معہ آپؓ کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا۔ آپؓ نے اپنے اس مضمون میں اردو کی ترقی کیلئے ایک نہایت مفید سکیم پیش کی جو بہت پسند کیا گیا۔

اس مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ کے ایڈیٹر نے آپؓ کی اُردو نوازی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور لکھا؛

"حضرت میرزا بشیرالدّین محمود احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ کی توجہاتِ بیکراں کا میں سپاس گزار ہوں کہ وہ ادبی دُنیا کی مُشکلات میں ہماری امداد فرماتے ہیں۔ میں نے انکی جناب میں امداد کی نہ کوئی درخواست کی تھی نہ مجھے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے اور نہ (ادبی دُنیا) کوئی مذہبی پرچہ ہے۔ مگر حضرت میرزا صاحب اپنی عزیز مصروفیتوں میں سے علم و ادب اور علم و ادب کے خدمت گزاروں پر توجّہ فرمائی کیلئے بھی وقت نکال لیتے ہیں۔ ملکی زبان و ادب سے جناب موصوف کا یہ اعتناء اِن عُلماء کے لئے قابلِ توجّہ ہے جو اردو ادب کی خدمت کو تضیّعِ اوقات سمجھتے ہیں۔"

(ادبی دُنیا مارچ 1931 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ 297)

اپنے اگلے شمارہ میں اس رسالہ نے لکھا "پچھلے نمبر میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ قادیان کی توجّہ بیکراں کا حال آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ امام جماعتِ احمدیہ مرزا غُلام احمد صاحب مسیح موعود کے خلف الرشید اور ان کے خلیفہ ہیں۔ مرزا صاحب مرحوم کی تصانیف اردو ادب کا ایک ذخیرہ بیکراں ہیں الولد سرٌ لابیہ کے مطابق انکے نامور فرزند کے دل میں بھی اردو زبان کیلئے ایک لگن اور اردو کے خدمت گُزاروں سے ایک لگاؤ موجود ہے۔"

(ادبی دُنیا اپریل 1931ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم)

اردو کے مشہور مزاح نگار شوکت تھانوی جب پہلی بار حضورؓ سے ملے تو آپؓ کے ادبی ذوق سے متاثر ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں؛

"ادبی معاملات میں جو گفتگو آپ نے فرمائی وہ خالص ادبی رنگ لئے ہوئے تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ منجھا ہوا ادیب یہ باتیں کر رہا ہے۔"

(مابدولت صفحہ 140)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو بھی اردو زبان سے خاص لگاؤ تھا۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے آپؒ نے جو خطبہ استقبالیہ ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو آپؒ کو دل و جان سے پیاری تھی۔ آپؒ نے فرمایا؛

"اردو زبان عربی زبان کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے اسی لئے ساری دنیا میں جہاں جہاں احمدیہ مشن یا احمدی مسلمان موجود ہیں وہاں اردو سیکھی اور سکھلائی جاتی ہے۔ اردو ہماری مذہبی زبان ہے یہ ہماری قومی زبان ہے یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے"

پھر فرمایا "اردو ایک زندہ قوم کی زندہ زبان ہے۔ اردو زبان کا یہ بھی حق ہے کہ شعر و ادب کے روایتی اور محدود دائرے سے باہر نکلے اور زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جائے۔ ساری دنیا کے دلوں پر اسکی حکومت ہو۔ قومیں اسے لکھیں، اسے بولیں اور اس پر فخر کریں اور بین الاقوامی زبانوں کی محفل میں اردو بھی عزّت کے بُلند مقام پر سرفراز ہو"

(ماخوذ از مضمون مکرم ملک محمد سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ ۔ اشاعت روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 6 دسمبر 1966ء)

3 جولائی 1933ء کو طلباء جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک فرمائی کہ احمدی طلباء کو اردو سیکھنے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنی چاہئیں اس تعلق میں یہ بھی ارشاد فرمایا؛

"جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی امور میں اصلاح کی ہے وہاں اردو زبان میں بھی بہت بڑی اصلاح کی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے لندن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے "انگریزی لٹریچر کا اردو لٹریچر پر اثر" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جس میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی تسلیم کیا ہے کہ آپ کی تحریروں نے زبان اردو پر خاص اثر ڈالا ہے۔

زمانہ خود اردو کو اس طرف لے جارہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو کے سمجھے جائیں گے پس ہمارے طلباء کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نمونہ اور ماڈل ہونی چاہئیں خصوصاً آخری زمانہ کی کتابیں ان کی روانی اور سلاست پہلے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔"

مندرجہ بالا حوالہ جات سے اردو زبان کی اہمیت مثلِ آفتاب روشن و عیاں ہے۔ اب جبکہ قارئین کو اردو زبان کی اہمیت واضح کرنا مقصود ہے ساتھ ہی خاکسار یہ بھی عرض کرتا چلا جائے کہ آج کل کے وبائی حالات اور قرنطینہ میں ہونے کے باعث اردو زبان ہماری حصولِ صحبتِ صالحین میں کس قدر ممد ومعاون ہوسکتی ہے یہ امر قابلِ غور ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصانیف اردو زبان میں ہیں اگرچہ انکا ترجمہ باقی زبانوں میں بھی ہو رہا ہے تاہم جس زبان میں خود حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے ان سے فیضیاب ہونا اور حظ اُٹھانا اردو کے جانے بغیر ناممکن ہے۔

ایک طالب علم جامعہ احمدیہ برطانیہ نے ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آج کے دور میں صحبتِ صالحین کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ؛

”آج کے دور میں صحبتِ صالحین حاصل کرنے کا ذریعہ جماعتی کُتب ہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور بزرگانِ اُمّت کی کتب کا مطالعہ کرکے ایک انسان صحبتِ صالحین حاصل کرسکتا ہے۔“

مثل مشہور ہے کہ ”کتاب بہترین ساتھی ہے“ اب جبکہ مسیح الزماںؑ کی کُتب کا مطالعہ جو بندہ اپنا ہر روز کا معمول بنالے گا، تو کیسے ممکن ہے کہ ایسا شخص صحبتِ صالحین نہ پا سکے؟ مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اہمیت آج کل کے مادی دور میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور شیطان اور رحمان کے مابین اس دور میں ہمارے لئے آہنی ڈھال کے طور پر ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ہی پاکیزہ الفاظ سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ اِن رُوحانی خزائن کی اہمیت کیا ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں؛

”یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں انکا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔“

(سرّالخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415-416)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں؛

”اس نے مجھے متوجّہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقّی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شُجاعت اور باطنی قوّت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ توصرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حدعنایات ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزّت ظاہر ہو۔ اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے، وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔“

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 38 ایڈیشن 2003ء)

نیز آپؑ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں اُن خزائن مدفونہ کو دُنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اُس سے اُن کو پاک کروں“

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 38 ایڈیشن 2003ء)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(دُرِّثمین)

اسی جانب ایک حدیثِ مبارکہ میں آنجناب محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں؛

وَيُفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ یعنی ”وہ (آنے والا مسیح) مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم، حدیقۃالصالحین صفحہ 899)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حکیم مولوی نُورالدینؓ فرماتے ہیں؛

”اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اسکا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور مضمون نویسوں سے معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہوسکتا ہے جو خُود اس رسالت کے لانے والے کے بیان میں ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 314)

مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

”جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کیونکہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔“

(ملائکۃ اللہ صفحہ 56)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”ہر گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعودؑ موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو“

(الفضل 29 اکتوبر 1977ء)

آپ رحمہ اللہ احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”وہ راسخ فی العلم بنیں۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ یہ ایسے روحانی خزائن ہیں کہ جو انسان کی روحانی ترقی اور ہر قسم کے فتنہ اور وسوسہ سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 10 جون 1978ء)

نیز آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے اندر بڑی برکت ہے وہ ہمیں صحیح قرآنِ کریم کا مقام، قرآنِ کریم کی تفسیر کرنے کا صحیح طریق، قرآنِ کریم کی عظمت، یہ یقین کہ ہر چیز قرآنِ کریم میں سے نکل آتی ہے بتاتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 22 جون 1979ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

”حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے یہ بات واضح کردی ہے کہ اگر تم میری کتب کا مطالعہ نہیں کروگے۔ اگر تم اسلام کے بارہ میں تیار کردہ نئے لٹریچر کا مطالعہ نہیں کروگے۔ اور اگر تم دوسری کتب پڑھتے رہے تو تم اُن سے غلط طور پر متاثر ہوجاؤ گے۔ تمہارے دفاع کا ایک ہی طریق ہے کہ پہلے خُود کو قرآنِ کریم کی تعلیمات اور روایات کے مطابق ڈھالو جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں۔ جب میری نظر سے آپ اسلام کی تعلیمات کا اتنا خُوبصورت مشاہدہ کریں گے تو کوئی بھی شخص جو اسلام کو بگاڑنا چاہتا ہے اس میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ جہاں تک آپ لوگوں کی بات ہے کیونکہ آپ نے اسلام کا مشاہدہ میری نظر سے کیا ہوگا۔ اسلام کی تمام تر خُوبصورتی آپ پر اسی طرح واضح ہوجائے گی جیسا کہ مجھ پر ہوئی ہے۔ اس کے بعد غلط فہمی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 1982ء)

ہمارے پیارے آقا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز افرادِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اب تو دنیا کے اور ممالک میں بھی چھپ رہی ہیں۔ ویب سائٹ پر بھی میسر ہیں۔ آڈیو میں بھی بعض کتب میسر ہیں اور باقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک زمانہ تھا جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان ہوسکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے خزانے جو ہیں یہ فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایم ٹی اے پر بھی میں نے اب سوچا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء)

جیسا کہ حضورِ انور نے فرمایا کہ اب یہ جماعتی کُتب الاسلام کی ویب سائٹ www.alislam.org پر موجود ہیں اور ساتھ ساتھ انکی آڈیو بھی دستیاب ہے۔ تو آجکل کے مادی دور اور نفسا نفسی کے عالم میں جس شخص کے پاس آرام سے بیٹھ کر پڑھنے کا وقت میسّر نہیں وہ اپنے موبائل پر کام کے دوران، چلتے پھرتے، شاپنگ کرتے ہوئے ان کتب کوسُن سکتا ہے۔ قارئین کی خدمت میں انہی کتب کے کچھ مفید لِنک پیشِ خدمت ہیں؛

1.https://www.alislam.org/urdu/audio-books/

2.https://www.alislam.org/podcast/

3.https://open.spotify.com/show/0c4E9YxYFaWBbc3H3DfXaI?si=so6uHe5GRvWRSXczZCQutQ

آخر میں خاکسار حضرت حُجّتہ اللہ کے الفاظ بابت اہمیّت تصانیفِ لطیف حضرت اقدس مسیح موعودؑ پیش کرنا چاہے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“

(سیرت المھدیؑ جلد اوّل حصّہ دوم صفحہ 365)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

”وہ جو خُدا کے مامُور اور مُرسَل کی باتوں کو غور سے نہیں سُنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہوجاؤ اور تا تُم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

اپنی وفات کے قریب 2 مئی 1908 کو بعد نمازِ عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنے تمام تصانیف و تقاریر اور سفروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب اپنا کام ختم کرچکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔“

(الحکم 16 مئی 1908ء)

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم بطور احمدی مسلمان، جو ہم نے مسیح الزّماں مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی بیعت کی ہے انکے احکامات پر کس حد تک عمل پیرا ہوتے ہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم دُعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں ان رُوحانی خزائن سے مُستفید ہونے، کُونُو مَعَ الصَّادِقِيْنَ ہونے اور صحبتِ صالحین اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یاربَّ العٰلمین۔

انصر رضا۔ واقفِ زندگی، کینیڈا

خاتمیت مرتبی میں عقیدت زیادہ ہے

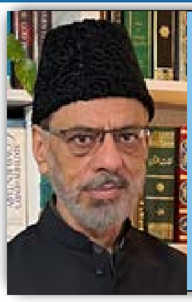

ایک مشہور دیوبندی عالم ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت ختم نبوت کے ایک پہلو ”خاتمیت مرتبی“ کی قائل ہے جبکہ خاتمیت زمانی کا انکار کرتی ہے۔ یعنی وہ یہ تو مانتی ہے کہ نبی اکرمؐ کا مرتبہ و مقام سب سے آخری اور بلند ترین ہے لیکن یہ نہیں مانتی کہ نبی اکرمؐ کے زمانہ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔

”مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے عنوان سے انکار نہیں کیا نہ کہیں یہ کہا کہ وہ اور اس کی جماعت حضورؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اس نے ختم نبوۃ کا یہ معنی بیان کیا کہ حضورؐ نبوت کا مرکز ہیں جن سے آگے نبوت پھیلتی ہے اور جو بھی نبوت پائے گا اس پر آپؐ کی نبوت کی مہر ہوگی۔ مرزا غلام احمد اپنی تشریح میں ختم نبوت مرتبی کا عقیدہ رکھتا تھا اور ختم نبوت مرتبی کو ختم نبوت زمانی کے متوازی سمجھتے ہوئے ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کا انکار کرتا تھا۔ اس کے ذہن کے مطابق یہ دو متقابل نظریات تھے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کے پیرو ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔“

(مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود صفحہ 16)

علامہ صاحب کے بقول خاتمیت زمانی میں چونکہ عقیدت زیادہ ہے اس لئے لوگ احمدیہ مسلم جماعت کے جھانسے میں آکر اس نظریہ کو قبول کرتے ہوئے اس جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔

”مسلم عوام حضور اکرمؐ کے مرتبہ و شان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب وہ قادیانی مبلغین سے سنتے ہیں کہ ختم نبوت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرمؐ پر سارے کمالات ختم مانے جائیں اور یہی حضورؐ کی ختم نبوت ہے تو کئی عوام جوشِ عقیدت میں قادیانیوں کے پنجہ الحاد میں آجاتے ہیں۔ ختم نبوت زمانی کتنا پختہ عقیدہ کیوں نہ ہو ختم نبوت مرتبی میں عقیدت بہرحال زیادہ ہے اور وہ ظاہر میں لوگوں کو زیادہ کھینچتی ہے۔“

(مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود۔ صفحہ 17)

خاتمیت زمانی سے اگر ان علماء کی یہ مراد ہے کہ نبی اکرمؐ کی وفات کے ساتھ ہی ان کا زمانہ بھی، نعوذ باللہ، ختم ہوگیا اور اب ان کے زمانہ کے اختتام کے بعد کسی بھی طرح کا کوئی اور نبی نہیں آسکتا تو یقیناً احمدیہ مسلم جماعت اس مفہوم کا انکار کرتی ہے جیسا کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کا زمانہ تو قیامت تک ممتد ہے:

”چونکہ آنحضرتؐ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرتؐ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا۔ کیونکہ جو آخری کام تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہوجائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرتؐ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔“

(چشمۂ معرفت صفحہ 82-83 روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 90-91)

لیکن ایک ذرا سے مطالعہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ خاتمیت زمانی کا یہ عقیدہ ان علماء کا خودساختہ ہے کیونکہ اس مکتبہ فکر کے بانی یا کم ازکم جن سے یہ علماء خود کو منسوب کرتے ہیں یعنی مولانا قاسم نانوتوی صاحب خاتمیت زمانی سے کچھ اور ہی مراد لیتے ہیں:

”غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہو۔ علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبیؑ کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو احتیاج باقی نہ رہے۔“

(مناظرہ عجیبہ صفحہ 58۔ ناشر مکتبہ قاسم العلوم کراچی)

یعنی ان کے نزدیک تکمیل شریعتِ اسلامیہ ہی دراصل خاتمیت زمانی ہے جس کی موجودگی میں کسی دوسری شریعت کی ضرورت و احتیاج باقی نہیں ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ احمدیہ مسلم جماعت بھی اسی خاتمیت زمانی کا اقرار کرتی ہے لہٰذا وہ کسی بھی پہلو سے ختم نبوت کی منکر نہیں ٹھہرتی۔

اطفال کارنر

تقریر

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

احمدی عورت کی ذمہ داری

اس عنوان کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ وہ مشہور و معروف حدیث ہے جو اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ یہ حدیث بالعموم بچوں کو اپنی ماؤں کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لیے بولی جاتی ہے کہ ماں کی خدمت جنت کی طرف لے جاتی ہے لیکن آج کی تقریر کے عنوان کا دوسرا حصہ یعنی اس حدیث سے جڑی ہوئی ایک احمدی عورت کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

مضمون کا خلاصہ ایک سادہ سے الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ احمدی مائیں اپنے بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت اور اصلاح کریں کہ ان بچوں کو جنت اپنی منزل نظر آئے اور وہ ماؤں کی خدمت کرنے والے، ان کی اطاعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حقیقت میں بچوں کی جنت اور جہنم ماؤں سے جڑی ہوئی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے ماں باپ اُسے یہودی، نصرانی، مشرک اور مسلمان بناتے ہیں۔ مائیں اگر اچھی تربیت کریں گی تو بچے جنت کا رُخ کریں گے ورنہ دوزخ کا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانی لجنہ تنظیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر مائیں بچوں کو نماز کی عادی بنائیں گی تو مرنے کے بعد جب وہ قبر میں سو رہی ہوں گی اور ان کے بچے ظہر کی نماز پڑھیں گے تو فرشتے ماؤں کو مخاطب ہو کر کہہ رہے ہوں گے کہ آپ نے بھی ظہر کی نماز پڑھی۔ اسی طرح علی ھذا القیاس عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں کے وقت فرشتے نمازوں کا ثواب ماؤں کے حق میں لکھ رہے ہوں گے۔ جب ان کے بچے دیگر نمازیں ادا کریں گے۔

بچوں کی تربیت والدین کے لیے ایک صدقہ جاریہ ہوتا ہے۔ جب بچوں کے نیک اعمال کا اجر ماں باپ کو ان کی وفات کے بعد بھی ملتا ہے۔ تو یہی معنی ہیں اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کے۔ ماں گھر کے انسٹیٹیوٹ کی انچارج ہوتی ہے۔ ماں کو اگر بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مربی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ مربی کا لفظ رب سے لیا گیا ہے جس طرح رب ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے سامان مہیا کرتا ہے ویسے ہی ماں بطور مربی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ دار ہے۔ مربی کے ایک معنی مالی اور باغبان کے ہیں جو پودے کی شاخوں کی کانٹ چھانٹ کرتا اور گوڈی کرکے جڑی بوٹیوں کو الگ کرتا اور پودے کو خوبصورت بناتا ہے۔

تربیت کے ایک معنی Breeding کے بھی ہیں جس طرح ماں، بچوں کو Breed کرتی، ان کے لیے دعائیں کرتی، اور پیار بھری نظر سے دیکھتی ہے اسی طرح تربیت کے ایک معنی Nursing کے ہیں۔ ان معنوں میں ماں اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور نشوونما کرتی ہے اور وہ ان کو جنت کی راہ دکھلاتی ہے۔ اور یوں بچے ماں کے قدموں میں رہ کر جہاں تربیت پاتے ہیں وہاں جنت کی راہ بھی متعین کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بچوں کا ماں سے نیکیاں سیکھنے اور بچوں کو بُری باتوں سے بچانے کی مثال مرغی اور چوزوں سے دیتے ہیں۔ جس طرح مرغی اپنے چوزوں کو پروں کے نیچے لے کر اُچک کر لے جانے والے پرندوں سے محفوظ کرتی ہے اسی طرح مائیں بچوں کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھ کر بُری باتوں سے بچوں کو محفوظ رکھتی ہیں۔ اور جنت کی طرف لے جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب ماؤں کو اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کے حقیقی معنوں کو سمجھتے ہوئے بچوں کی ایسے رنگ میں تعلیم و تربیت کرنے والا بنائے کہ ہمارے بچے اس تربیت کی وجہ سے جنت کے وارث ٹھہریں۔ آمین۔

(فرخ شاد)

رپورٹ: حافظ صلاح الدین۔مبلغ سلسلہ سیرالیون

ماہ اکتوبر اور نومبر میں سیرالیون، دارو ریجن میں ہونے والی سرگرمیاں

سیرالیون کے جنوب مشرق میں آخری ضلع کیلاہوں ہے۔ جماعتی لحاظ سے اس ریجن کا نام دارو DARU ہے۔ اس ریجن کے جنوب میں لائبیریا جبکہ مشرق و شمال میں گنی کراکری ہے۔ یہاں پر جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے قائم ہے، الحمد للہ۔

محض اللہ کے فضل سے ماہ نومبر و دسمبر 2021ء میں دارو ریجن میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و انصار اللہ کے انعقاد کی توفیق ملی الحمد للہ علیٰ ذالک۔جس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

مورخہ 3 تا10 اکتوبر 2021ء ریجن کے 3 سرکٹس اور 3 مجالس میں اجتماعات منعقد کرانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

اجتماعات سے کئی روز قبل مقابلہ جات کی تیاری شروع کروادی گئی اس سلسلے میں تمام جماعتوں میں نصاب علمی مقابلہ جات بھجوایا گیا۔ اجتماع سے قبل ریجنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگز کی گئیں۔ ریجن کے پانچ سرکٹس میں اجتماع کا انعقاد کرایا گیا جس میں کل 24 مجالس کے خدام و اطفال نے شرکت کی۔ ہر اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ، عہد اور نظم سے ہوا بعد ازاں علمی مقابلہ جات کروائے گئے اختتام سے قبل لوکل مشنریز و معلمین کرام نے تربیت اور عملی اصلاح کے حوالے سے تقاریر کیں ظہر وعصر کے بعد طعام پیش کیا گیا۔ آخر میں علمی مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے ان اجتماعات میں خدام اور اطفال کی کل حاضری 310 رہی۔ الحمد للہ

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 17 اکتوبر تا 30 اکتوبر ریجن کی 14 جماعتوں اور 15 اسکولز میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کروانے کی توفیق ملی۔ ماہ اکتوبر کے آغاز سے اس کے لیے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔

جماعتوں میں جلسوں کی تفصیل

ریجن کی کل 14 جماعتوں میں جلسوں کا انعقاد ہوا۔ احباب جماعت کو سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر تیار کروائی گئیں۔ ہر جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور حدیث مبارکہ سے ہوا جس کے بعد عہدیدران جماعت و دیگر احباب نے کریول زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت حسنہ پر تقاریر کیں جلسہ کے دوران نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند ہوتے رہے۔ تمام جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔

اسکولز میں جلسوں کی تفصیل

ریجن کے 5 سیکنڈری اسکولز اور 10 پرائمری اسکولز میں جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا جس کے بعد نعتیہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ طالب علموں اور اساتذہ کرام نے اپنی تقاریر میں باحسن سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔جلسوں کے دوران نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند ہوتے رہے۔ جلسوں کے اختتام پر طلباء سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور سیرت کے حوالے سے سوالات پوچھے گئے اور طلباء میں حوصلہ افزائی کے لیے نقد انعام تقسیم کیے گئے۔

جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔ اسکولز میں منعقدہ جلسوں میں شاملین کی تعداد 5430 رہی۔ الحمد للہ

سالانہ ریجنل اجتماع مجلس انصار اللہ

مورخہ 13 نومبر کو مجلس انصار اللہ کو سالانہ ریجنل اجتماع کروانے کی توفیق ملی۔ اجتماع سے قبل ریجنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کی گئی جس میں عہدیداران کی ذمہ داریاں اور اجتماع کے حوالے سے تمام مجالس تک بروقت اطلاع پہنچانے کے حوالے سے سکیم بنائی گئی۔ الحمد للہ ہر مجلس تک بروقت اطلاع اور نصاب علمی مقابلہ جات پہنچایا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اجتماع کے بابرکت انعقاد کے لیے دعائیہ خط لکھا گیا۔ اجتماع کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ سیرالیون نے کی۔ اجتماع کے آغاز میں معلم فواد صاحب نے تلاوت قرآن کریم وترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں PA kawusu sessay صاحب نے انصار اللہ کا عہد دہرایا جس کے بعد مولوی یوسف سعید منسری صاحب نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے تقریر کی اس کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے تمام انصار نے بڑھ چڑھ کر مقابلوں میں حصہ لیا۔ تمام شاملین اجتماع سے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔

اس کے بعد خاکسار نے مجلس انصار اللہ کے قیام و مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں کے حوالے سے تقریر کی۔ اجتماع کے اختتام پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے شاملین اجتماع سے خطاب کیا اور خلیفہ وقت کی انصار اللہ سے توقعات کے حوالے سے شاملین سے خطاب کیا جس کے بعد اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے گئے اجتماع کا اختتام صدر صاحب نے دعا سے کرایا۔ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد شاملین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا اجتماع میں 21 مجالس کے کل 71 انصار نے شرکت کی الحمد للہ محض اللہ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کی بدولت یہ اجتماع کامیاب رہا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کی مساعی کو قبول فرمائے اور ہر فرد جماعت کے علم ایقان میں برکت دے۔ آمین

بقیہ: الفضل سے محبت رکھنے والوں کی آراء...... از صفحہ 3

از صفحہ 3

• **مکرم مظفر احمد شہزاد لکھتے ہیں:**

الفضل آن لائن کا ہر شمارہ معلومات میں اضافہ کرتا ہے۔ روزانہ کے اداریے جس محنت شاقہ، توجہ اور معروضی تربیتی حالات کے عین مطابق ہوتے ہیں وہ سراہنے، اور مبارکباد کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز ترقی دیتا چلا جائے۔ آپ کی کامیاب ادارت میں الفضل کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

• **مکرم امان اللہ امجد تحریر کرتے ہیں:**

صرف ایک الفضل اخبار کی ترقیات کی منازل طے کرنے کی مثال لے لیں تو اللہ کی قدرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ ایک وہ وقت تھا جب تحریک جدید کے آغاز پر دشمن نے دعویٰ کیا کہ ہم اس آواز کو قادیان سے باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ لیکن ہمارے قادر خدا نے دشمن کو ناکام ونامراد کیا، پھر روزنامہ الفضل کو دبانے کی ناکام کوشش ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے الفضل کو اکناف عالم میں پھیلا دیا اور آج ہم گھر بیٹھے الفضل کی روحانی نہر سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ

• **مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون کینیڈا** سے تحریر کرتی ہیں: خاکسار روزنامہ الفضل آن لائن کا لنک بہت باقاعدگی کے ساتھ آج کل لجنہ کے گروپس میں شیئر کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس میں شامل تمام چھوٹے بڑے علمی، ادبی اور تربیتی مضامین سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری سسکاٹون ریجنل ترجمۃ القرآن کلاس میں شمولیت کرنے والی تمام ممبرات، روزنامہ الفضل کی ساری دنیا میں پھیلی ٹیم کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء کا تحفہ پیش کرنے کا کہہ رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب الفضل سے پیار کرنے والے محبان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ الفضل کا مطالعہ کرتے رہیں اور اس کے علمی و تربیتی مضامین وتحریرات سے حظ اٹھاتے رہیں اور یہ روحانی مائدہ سے خود بھی اور دوسروں کو مستفید کرتے رہیں۔

کان اللہ معکم و ایدکم

(ابوسعید)

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

اجتماع خدام الاحمدیہ بانفورہ برکینا فاسو

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو ملک کے مختلف ریجنز میں اجتماعات کروانے کی توفیق ملی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ریجن بانفورہ میں بھی 11تا 12 ستمبر 2021ء کو اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن بانفورہ میں ایک بہت مضبوط جماعت قائم ہوچکی ہے۔ بانفورہ شہر میں جماعت کی ایک خوبصورت مسجد، مشن ہاؤس، دو پرائمری سکول قائم ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ریجن کے دور دراز علاقوں تک بھی جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ چکا ہے اورخوبصورت مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اجتماع سے پہلے Tinderbego Seydouصاحب ریجنل قائد کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔جن کے ذمہ اجتماعات کے مختلف کام سپرد کیے گئے۔ ریجنل قائد صاحب بانفورہ نے 20 سے زائد جماعتوں کے دورے کیے اور خدام کو اجتماع کے لیے تیار کیا۔ نیز کمیٹی نے متعدد میٹنگز کر کے اجتماع کے کاموں کو خوش اسلوبی

سے سرانجام دیا۔

اجتماع کا آغاز 11 ستمبر کو بعد نماز ظہر وعصر بانفورہ شہر میں اعجاز احمد صاحب ریجنل مشنری بانفورہ کی سربراہی میں ہوا۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم، عہد، نظم کے بعد ریجنل مشنری صاحب نے اپنی تقریر میں اجتماعات کی غرض و غایت بیان کی اور دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، فٹبال، رسہ کشی، ثابت قدمی، اور پنجہ آزمائی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ یہ تمام مقابلہ جات خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے الگ الگ کروائے گئے۔ افتتاحی تقریب کے بعدشدید بارش شروع ہوگئی تھی لیکن اس کے باوجود خدام و اطفال نے بڑے شوق سے تمام مقابلہ جات میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ بعد ازاں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ نمازوں کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں خدام لاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے الگ الگ علمی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، اذان، حفظ قرآن، دینی معلومات، پیغام رسانی اور تقاریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔علمی مقابلہ جات بھی خدام و اطفال کے الگ الگ کروائے گئے۔

12ستمبر کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد مالی

قربانی کے موضوع پر درس دیا گیا۔ بعد ازاں بقیہ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور ناشتہ پیش کیا گیا۔ اختتامی تقریب کے لیے کونے داؤدا صاحب صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو بنفس نفیس دارالحکومت واگہ سے سینکڑوں کلومیٹر کا سفر کر کے شامل ہوئے۔ چنانچہ اختتامی تقریب صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام سے عہد لیا، بعد ازاں نظم پڑھی گئی اور Tinderbego Seydouصاحب قائد ریجن نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کیے اور نصائح کیں۔ اور اجتماع کا اختتام دعا سے ہوا۔ اختتامی تقریب کے بعد نماز ظہر وعصر پڑھائی گئی اور شاملین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اجتماع میں 30سے زائد جماعت و مقامات سے 145 خدام و اطفال نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اجتماع خدام الاحمدیہ بانفورہ کو ایمان و عرفان میں بڑھانے والا اور خلیفہ وقت سے ان کا ایک مضبوط تعلق قائم کرنے والا ثابت ہو۔ آمین

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

بندہ بنوں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک ... حدیث 4837)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے ان معیاروں نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا، یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔'' (آپ کے ماننے والے جوعرب کے لوگ تھے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ) ''یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد:13)'' (یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ جانوروں والی حالت ہے۔) ''یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشے کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے''۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 144-145 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیا داری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017)

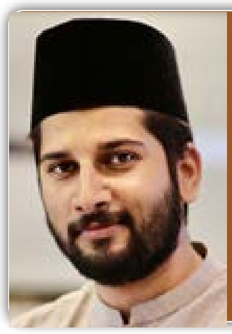

رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن، لائبیریا

جماعت احمدیہ لائبیریا کی بومی کاؤنٹی میں مسجد کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو بومی کاؤنٹی کی ایک جماعت Jarwejah میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذلك۔

اس جگہ پر پہلی مرتبہ احمدیت کا پیغام 2018ء میں پہنچا اور 125 احباب نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

احباب کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر مؤرخہ 14 جنوری 2021ء کو مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مبلغ انچارج بومی کاؤنٹی نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کا کل احاطہ 1846مربع فٹ ہے اور بیک وقت 150 افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

مورخہ 3 دسمبر 2021 کومسجد کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب مقرر کی گئی۔جس میں مکرم نوید احمد عادل صاحب امیرومشنری انچارج لائبیریا نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم حافظ ابراہیم صاحب کیزولو صاحب کو حاصل ہوئی۔اور نظم بھی پیش کی۔

اس پروقار تقریب میں مختلف ٹاؤنز کے چیفس اور اماموں نے بھی شمولیت کی جنہوں نے اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام وانسانیت کو سراہا۔

اس تقریب کے آخر پر مکرم نوید احمد عادل صاحب امیرومشنری انچارج لائبیریا نے احباب سے خطاب میں احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے عقائد میں بنیادی فرق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا چونکہ احادیث میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنے والے وجود کو مسیح کے نام سے ملقب کیا گیا لیکن عوام الناس صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی اس امت کا مصلح سمجھ کر ان کا انتظار کر رہے ہیں جبکہ احمدی مسلمان قرآن کریم کی روشنی میں ان کو وفات یافتہ تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس امت کی اصلاح کے لئے امام مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیعت کا حکم دیا ہے اور یہی امر ان کے ماننے والوں کو دوسروں مسلمانوں سے

ممتاز کرتا ہے۔

خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک انعام ہے اور اس کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کو پنجوقتہ آباد رکھیں اور اپنے بچوں کو قرآن کریم سیکھنے کے لئے مسجد سے جوڑ دیں۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ اس بابرکت تقریب میں 200 افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو جماعت کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور احباب جماعت کو اس کا حقیقی حسن برقرار رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

فقہی کارنر

شراب اور قمار بازی کی اسلام میں حرمت

ایسا ہی ان دونوں کتابوں (تورات اور انجیل - ناقل) کے پیروؤں میں شراب اور قمار بازی کی کوئی حد نہیں رہی تھی کیونکہ ان کتابوں میں یہ نقص تھا کہ ان خبیث چیزوں کو حرام نہیں ٹھہرایا اور عیاش لوگوں کو اُن کے استعمال سے منع نہیں کیا تھا اسی وجہ سے یہ دونوں قومیں اس قدر شراب پیتی تھیں کہ جیسے پانی اور قمار بازی بھی حد سے زیادہ ہوگئی تھی مگر قرآن شریف نے شراب کو جو اُمّ الخبائث ہے قطعاً حرام کر دیا اور یہ فخر خاص قرآن شریف کو ہی حاصل ہے کہ ایسی خبیث چیز جس کی خباثت پر آج کل تمام یورپ کے لوگ فریاد کر اٹھے ہیں وہ قرآن شریف نے ہی قطعاً حرام کر دی ایسا ہی قمار بازی کو قطعاً حرام کیا۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 267)

(داؤد احمد عابد۔استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

روحانی غذا الفضل کے بغیر ناشتہ مکمل نہیں ہوتا

- مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

خاکسار روزنامہ الفضل کی مستقل قاری ہے اور ناشتہ کے فوراً بعد الفضل کا مطالعہ خاکسار کے معمول میں شامل ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ناشتہ مکمل ہی اس روحانی غذا کے ساتھ ہوتا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ یوں تو روزنامہ الفضل کے تمام مضامین ہی ازدیادِ علم و ایمان کا باعث ہوتے ہیں لیکن چند ایک مضامین و اداریے ذہن و دل پہ گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں. جیسا کہ ''ربوہ، ربوہ ای اے''، مورخہ 16 دسمبر کی اشاعت میں ''خدا پر یقین ہونا ہی جنت ہے'' اور مورخہ 4 دسمبر کی اشاعت میں ''اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا'' وغیرہ وغیرہ۔ نیز مختلف عناوین کے تحت چھوٹے چھوٹے کالم بھی اخبار میں دلچسپی کا باعث ہیں جیسا کہ چھوٹی مگر سبق آموز بات۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار کے ذہن میں بنی اسرائیل اور یہود سے متعلق کچھ سوالات تھے۔ مورخہ 18 مئی 2021ء کے شمارے میں مضمون ''بنی اسرائیل اور یہود میں فرق'' سے خاکسار کو مفصّل اور متشفی جوابات مل گئے۔ الحمد للہ۔ اس وقت مضمون پڑھ کر خاکسار کی یہ حالت تھی گویا بہت بڑا خزانہ مل گیا ہو۔ الحمد للہ۔

خاکسار آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اس روحانی مائدہ کی تیاری کے لئے انتھک محنت پر دادو تحسین پیش کرتی ہے. اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور روزنامہ الفضل کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

شعراء (مرد حضرات) متوجہ ہوں

شعرائے کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنا کلام بھجواتے وقت اپنی تصویر بھی ساتھ بھجوائیں تا کلام کے ساتھ آویزاں کی جا سکے۔

فوٹو، ٹوپی کے ساتھ فرنٹ پوز میں ہو تو بہتر رہے گا۔

کان اللہ معکم

(ایڈیٹر)

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي ھُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ

(صحیح مسلم، كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ بَابُ فِي الْأَدْعِيَةِ حدیث: 6903)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے، جو میرے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزران ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جس میں میرا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور میری وفات کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔

یہ سید و مولیٰ، فخر الانبیاء، رحمت اللعالمین، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی دین و دنیا کی درستی کی دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل جماعت کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ کی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2021 کو فرمایا

''حضرت مصلح موعود نے .... جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ مصائب آتے ہیں۔ مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے تا کہ روحانی ترقی ہو اور اس اصول کو اگر ہم آج بھی یاد رکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر یاد رکھیں کہ یہ مصائب اور مشکلات جو ہیں ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہونے چاہئیں اور یہی فتوحات کا پھر ذریعہ بنتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں ہم صرف ڈر کے پیچھے پیچھے رہتے رہیں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں تو پھر ترقی نہیں ہوسکتی۔ ہاں جب ترقیات مل جائیں اور مصائب ختم ہو جائیں تب بھی ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے رہنا چاہئے لیکن ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے اور ہمیں اپنی روحانی ترقی اور روحانی بہتری کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہی لکھا ہے کہ اگر ہم نے اگر اس بات کو نہیں سمجھا تو کچھ نہیں سمجھا اور یہی بات سمجھنے والی ہے ہر ایک احمدی کے لئے بھی آجکل۔''

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2021)

مرسلہ: مریم رحمٰن

چھوٹی مگر سبق آموز بات

نماز کے اندر دعا

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ (ھود: 115) نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب بھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

(حضرت مسیح موعودؑ از ملفوظات جلد نہم صفحہ 41)

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

08 جنوری 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	17:54
مدینہ منورہ	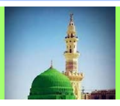	05:44	17:50
قادیان		06:03	17:41
ربوہ		05:43	17:21
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:35	16:14